© rasailojaraid.com

جامعہ بنوری ٹاؤن میں حاضری

نوید مسعود ہاشمی

منگل 14 اگست کو جب کراچی کی سڑکوں پر "تبدیلی" مارکہ منچلوں کے بھنگڑوں اور ناچ گانوں کی وجہ سے ٹریفک جام میں لاکھوں شہری پھنسے ہوئے تھے میں اپنے دوست مبین ایوب کے ہمراہ کسی نہ کسی طرح جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں پہنچنے میں کامیاب ہو ہی گیا' جامعہ کے دفتر محاسب (اکاؤنٹس آفس) میں ہمارے 29 سالہ پرانے دوست مولانا محمد نعیم نے ہمارا استقبال حسب روایت اپنی مخصوص مسکراہٹ کے ساتھ بڑے پرجوش انداز میں کیا۔دینی علوم اور روحانیت کا عظیم مرکز جامعۃ العلوم الاسلامیہ" جمشید روڈ کے سینے پر گزشتہ 64 سال سے قائم ہے اس کی بنیاد 1954ء میں محدث العصر حضرت اقدس مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ پر توکل کرتے ہوئے رکھی تھی۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری نے کانٹے دار جھاڑیوں اور چھوٹے' بڑے گڑھوں پر مشتمل جگہ پر بیٹھ کر دس طلباء کے ساتھ دینی علوم کو پھیلانے اور قوم کے بچوں کی روحانی تربیت کرنے کا بیڑہ اٹھایا تھا۔آج 64 سال بعد اسی جگہ پر جامعہ کی پرشکوہ عمارتوں میں پاکستان سمیت دنیا کے 60 ممالک کے 15 ہزار کے لگ بھگ طلبہ وطالبات نہ صرف دینی علوم سے فیض یاب ہو رہے ہیں بلکہ ان کی روحانی اور اصلاحی تربیت میں بھی جامعہ مرکزی کردار ادا کر رہا ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری" جن کی قیادت میں مسلمانان پاکستان نے تحفظ ختم نبوت کی کامیاب تحریک چلا کر منکرین ختم نبوت قادیانی ٹولے کو ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کی اسمبلی سے غیر مسلم اقلیت قرار دلوایا تھا"، 17 اکتوبر 1977ء کو داعی اجل کو لبیک کہہ کر جامعہ ہی کے قبرستان میں مدفون ہوئے، مگر ان کی وفات کے اکتالیس برس بعد بھی نہ صرف یہ ''جامعہ'' علوم اسلامیہ کا مرکز ہے بلکہ یہاں سے پڑھ کر سند فراغت حاصل کرنے والے بیت اللہ شریف اور مسجد نبوی شریف سمیت دنیا بھر میں قرآن وسنت کی روشنی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پھیلا رہے ہیں... اس کی بنیادی وجہ حضرت بنوری کی اپنی علمی وجاہت' تقویٰ اور وہ عظیم اخلاص تھا کہ جس نے جامعہ علوم اسلامیہ کو دنیا بھر کے مسلمانوں کے دلوں کی دھڑکن بنادیا۔ اکتوبر 1990ء میں جب یہ خاکسار پہلی مرتبہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں آیا تھا تب حضرت بنوری کے داماد امام اہلسنت حضرت مفتی احمد الرحمٰن جامعہ کے مہتمم تھے اور "جامعہ" کے علمی روحانی اور تحریکی کارناموں کی گونج دنیا بھر میں تھی۔

اکتوبر 1990ء کے بعد سے لے کر 14 اگست 2018ء تک اس خاکسار کا سینکڑوں بار جامعہ بنوری ٹاؤن میں جانا ہوا۔ سچی بات ہے کہ جو روحانی خوشی 1990ء میں محسوس ہوئی تھی' روحانیت کی اس خوشبو کی آب وتاب آج بھی اسی طرح باقی ہے... شاید اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ محدث العصر مولانا بنوری نے "مدرسہ" کی بنیادی رکھی تھی۔ کسی "دوکان" یا" کارخانے" کی نہیں اور محدث العصر بنوری جامعہ کو قائم کرنے کے اغراض ومقاصد میں خود لکھتے ہیں کہ "جامعہ کو قائم کرنے کا اہم مقصد' ایسے علماء' فضلاء اور اسلام کے داعی تیار کرنا ہے جو کمال علم کے ساتھ تقویٰ' للّٰھیت اور اخلاص کے زیور سے آراستہ ہوں' جن کا مقصد اساسی دین اسلام کی حفاظت' اس کی نشر واشاعت اور امت مسلمہ کی صراط مستقیم کی طرف رہنمائی ہو' جامعہ علوم اسلامیہ کے قیام کا دوسرا مقصد حضرت بنوری یوں بیان کرتے ہیں کہ "نئی نسل کو مذہب سے قریب کرنا' اور دینی اقدار اور اسلامی آداب وثقافت سے روشناس کروانا' مسلمان عوام کی اصلاح ورہنمائی اور انہیں ملحدانہ افکار وباطل نظریات سے بچانے کے لئے علمی وتصنیفی کام کرنا۔

یقیناً آج جو جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کی علمی اور روحانی خوشبو چہار دانگ عالم میں پھیلی ہوئی ہے تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ جامعہ کے موجودہ مہتمم شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے آج بھی جامعہ کو اس کے بانی محدث العصر حضرت بنوری کے وضع کردہ اغراض ومقاصد پر قائم کررکھا ہے۔

گو کہ پیس اینڈ ایجوکیشن فاؤنڈیشن جیسی ڈالرزدہ امریکی این جی اوز دینی مدارس کے طلباء وعلماء کو لبرل یعنی "لادین" بنانے کے لئے رات دن کوشاں ہیں اور ان امریکی این جی اوز کے سرکردہ افراد کا دعویٰ ہے کہ ان کی کوششوں سے دینی مدارس کے کئی ہزار طلباء ومولوی... لبرل بن چکے ہیں افسوسناک بات یہ ہے کہ اس قسم کی ڈالرخور این جی اوز کے خرکاروں کے روابطہ بقول ان کے دینی مدارس کے قائدین سے بھی ہیں۔ لیکن اس سب کے باوجود جامعہ علوم اسلامیہ جیسے مدارس اور حضرت ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر جیسی شخصیات صرف پاکستان ہی نہیں' بلکہ پورے عالم اسلام کے لئے کسی نعمت سے کم نہیں کہ جو اخلاص' وللّٰھیت اور تقویٰ سے ہم آغوش ہوکر ہر قسم کے خوف وخطرہ کو بالائے طاق رکھ کر صرف اور صرف دینی علوم کی دولت کو دنیا بھر میں عام کررہے ہیں۔ **(بقیہ صفحہ نمبر ۵۶)**

© rasailojaraid.com